غزلیں

اخلاق آہنؔ

○

اے شانِ عہدِ رفتہ، تری شان الوداع
اک دور سے یہ رینگتا بحران الوداع

فتح و شکست و مدح و ذم و مثبت و نفی
فرسودہ ذہن و فکر کے زندان الوداع

کیا ہے کہ اک سمومِ غلط گام پیش رو
پھر بھی ہو خواب آ گیں، یہ وجدان الوداع

مہرِ سکوتِ لب تو روا ہے، مگر کہو
دل ہے کہاں پہ سویا یہ بے جان الوداع

اتنی شکست و گردشِ دنیا میں انقلاب
اس اضطراب پر نہ ہو حیران، الوداع

آہنؔ ہے تیرے بس میں یہی کر تو ہائے ہائے
دردِ زمانہ ہیں ترے سامان الوداع

جواہر لعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی، موبائل:9911311417

شاداںؔ سلطانپوری

○

نوکِ مژہ پہ جشنِ چراغاں کیے ہوئے
ہم بھی کھڑے ہیں زیست کا ساماں کیے ہوئے

پھر دل پہ کوئی برقِ تجلّی گرائیے
مدّت ہوئی ہے آپ کو احساں کیے ہوئے

نظارہ کر رہا ہے کوئی اپنے حسن کا
دوشِ جہاں پہ زلف پریشاں کیے ہوئے

پھر دیدہ و جگر سے ٹپکنے لگا لہو
رنگینیٔ بہار کا ساماں کیے ہوئے

پھر زخم آرزو سے جگر مسکرائے ہے
مدّت ہوئی ہے سیر گلستاں کیے ہوئے

عشوہ گری تو دیکھیے آئینہ ساز کی
حیراں ہے خود بھی دہر کو حیراں کیے ہوئے

آئی بہار زخم مگر مسکرا اُٹھے
پھر اہتمام جشن بہاراں کیے ہوئے

اک ہم ہی تک نہیں ہے جنوں کا یہ سلسلہ
بیٹھے ہیں وہ بھی چاک گریباں کیے ہوئے

شاداںؔ تو ہم سے سیکھ لے جینے کی ہر ادا
ہم ہیں علاجِ گردشِ دوراں کیے ہوئے

بھٹی جرولی، کٹاواں، سلطانپوری (یوپی)، موبائل:9453769545